نماز کے اسرار و رموز

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ العالی

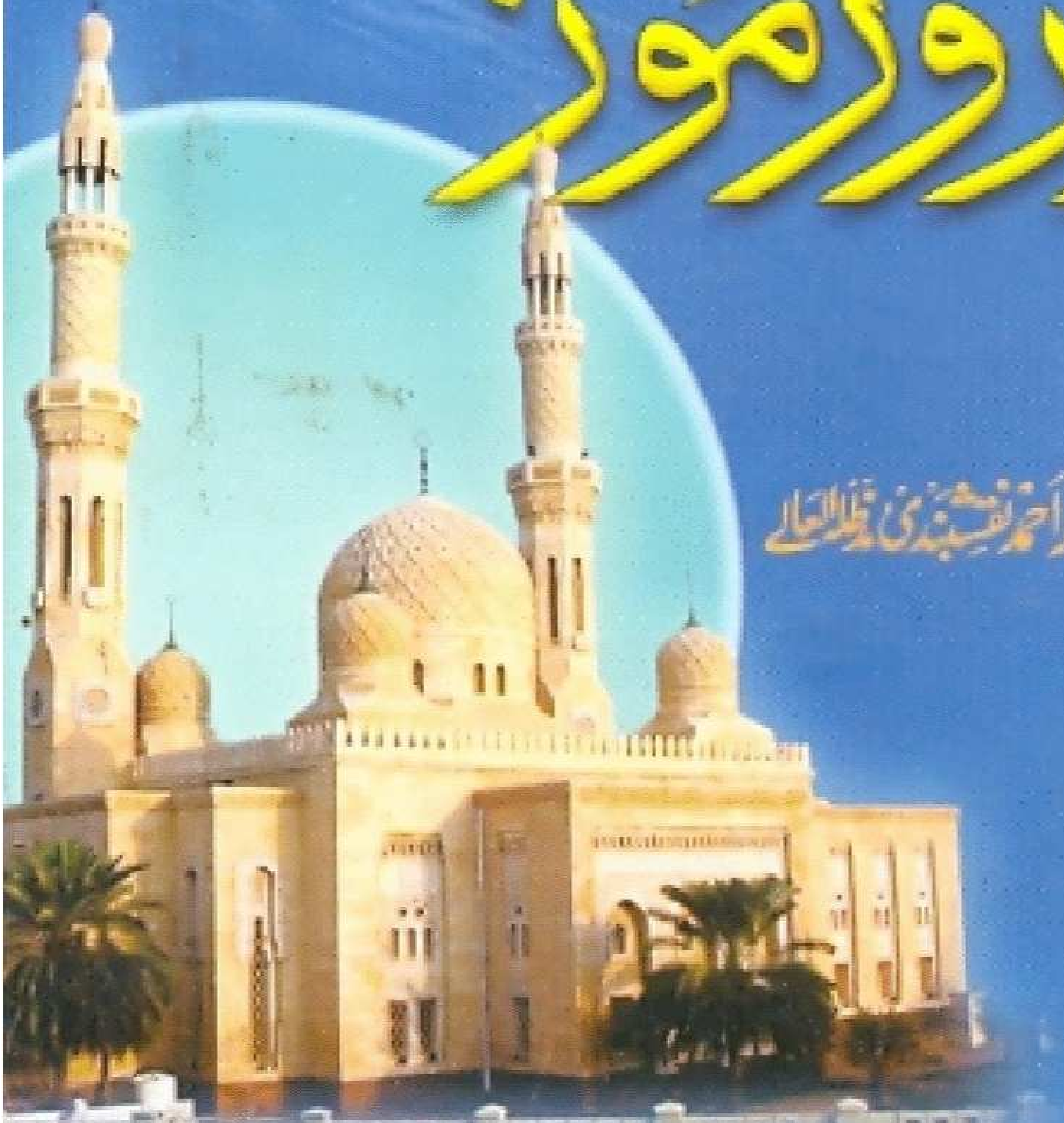

دارالکتاب دیوبند

باب ۴

اذان کا جواب

شرع شریف میں نماز باجماعت کے لئے اذان دینا واجب ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خواب میں آذان کے کلمات سنے۔ جب نبی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ بلال رضی اللہ عنہ کو یہ کلمات بتادو۔ صحابہ کرامؓ میں سے چار حضرات کو مسجد نبوی کا مؤذن ہونے کا شرف حاصل رہا۔
(۱) حضرت بلال رضی اللہ عنہ بن رباح (۲) عمر بن رضی اللہ عنہ ام مکتوم (۳) سعد بن قرظ رضی اللہ عنہ
(۴) حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ

سوال اذان میں چار مرتبہ اللہ اکبر کہنے میں کیا حکمت ہے؟

جواب چار مرتبہ اللہ اکبر کہنے میں یہ حکمت ہے کہ ساری مخلوق چار عناصر سے بنی آگ پانی ہوا اور مٹی۔ مؤذن جب چار مرتبہ اللہ اکبر کہتا ہے تو گویا یہ پیغام پہنچا رہا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آگ اور اس کی مخلوق سے زیادہ بڑا ہے۔

آگ کی طاقت:

آگ کی طاقت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک مرتبہ کیلیفورنیا کے جنگلات میں آگ لگی تو کئی ماہ تک اسے بجھایا نہ جا سکا۔ قزاقستان میں ایک مرتبہ تیل کا

کنواں کھودا گیا تو کسی فنی خرابی کیوجہ سے اس میں آگ لگ گئی۔ روسی ماہرین نے دو سال تک پورا زور لگایا کہ آگ کو بجھائیں مگر کچھ نہ بن سکا۔ پھر انہوں نے پوری دنیا میں اعلان کیا کہ جو ملک اس آگ کو بجھانے میں ہماری مدد کریگا ہم اس کی آمدنی میں سے آدھا حصہ اسے دیں گے۔ پوری دنیا کے ماہرین نے اپنا زور لگایا مگر آگ نہ بجھ سکی۔ راقم الحروف نے اس کنویں کی آگ کو جب دیکھا تو اس کا شعلہ کئی فرلانگ لمبا تھا۔ اس کے قریب اتنی گرمی تھی کہ جانا بھی مشکل تھا۔ کئی سالوں سے دن رات وہ آگ جل رہی ہے سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ جب نیچے سے تیل ختم ہوگا تو پھر آگ بجھ جائے گی۔

پانی کی طاقت:

پانی کی طاقت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ فرنگی ماہرین نے Titanic نامی جہاز بنایا تو دعویٰ کیا کہ یہ ٹوٹ ہی نہیں سکتا یعنی پانی میں ڈوب ہی نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ بحری جہاز ایک سمندری طوفان میں پھنس کر دو ٹکڑے ہو گیا اور ڈوب گیا۔ پانی کی طاقت کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے کہ جب سمندر میں طوفان ہو اور جہاز ہچکولے کھا رہا ہو۔ اس وقت تو کافر و مشرک بھی ایک خدا کو پکارتے ہیں۔

ہوا کی طاقت:

ہوا کی طاقت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ قوم عاد پر ہوا کا عذاب آیا تو ان کو پٹخ پٹخ کر زمین پر مار دیا ان کی لاشیں اس طرح بکھری پڑی تھیں جس طرح کھجور کے تنے بکھرے پڑے ہوتے ہیں۔ امریکہ میں ایک مرتبہ Tornado (ہوائی بگولا) آیا تو اس نے ایک کار کو اٹھا کر تین سو کلو میٹر دور پھینک دیا مکانات کی چھتیں اڑ

کر میلوں دور جا گریں۔

زمین کی طاقت:

زمین کی طاقت کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب زمین میں زلزلہ آتا ہے۔ چین میں گزشتہ صدی کا سب سے بڑا زلزلہ آیا تو اس میں سات لاکھ انسان موت کا لقمہ بن گئے، کیلیفورنیا میں زلزلہ آیا تو زمین میں دراڑ پڑ گئی، کئی منزلہ عمارات زمین بوس ہو گئیں، ہائی وے کے پل اکھڑ کر دور جا گرے، پلک جھپکتے ہی کئی گاؤں زمین سے اس طرح مٹے کہ صفحہ ہستی پر ان کا نشان ہی نہ رہا۔

اذان کے علمی نکات

(1) جب اذان میں چار مرتبہ اللہ اکبر کہا جاتا ہے تو یہ پیغام دیا جا رہا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طاقت آگ پانی ہوا اور مٹی گویا ہر چیز کی طاقت سے زیادہ ہے پس اس پروردگار کی طرف آ جاؤ، تمہیں اسکے گھر میں بلایا جا رہا ہے۔ دوسری وجہ یہ بھی کہ چاروں اطراف میں پیغام پہنچانے کے لئے چار مرتبہ اللہ اکبر کہا گیا۔

(2) حضرت عبداللہ بن عباسؓ جب اذان کی اللہ اکبر سنتے تو اتنا روتے کہ چادر بھیگ جاتی۔ کسی نے پوچھا تو بتایا کہ میں اللہ اکبر کے الفاظ سنتا ہوں تو عظمت الٰہی اور ہیبت الٰہی کی ایسی کیفیت دل پر طاری ہوتی ہے کہ گریہ طاری ہو جاتا ہے۔

(3) اذان میں حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے الفاظ سے یہ بتایا گیا کہ نماز میں فلاح ہے۔ یہی پیغام قرآن مجید میں دیا گیا کہ

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۔ اَلَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ خَاشِعُوْنَ

(المومنون: ۱۔۲)

(کامیاب ہو گئے ایمان والے، جو اپنی نماز میں جھکنے والے تھے)

پس اذان اور نماز کے پیغام میں مطابقت موجود ہے

④ مؤذن اللہ اکبر کے الفاظ کہہ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت کی گواہی دے رہا ہوتا ہے لہٰذا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مؤذن کو عزت و شرافت سے نوازیں گے۔ حدیث پاک میں ہے کہ قیامت کے دن مؤذن کا چہرہ منور ہوگا اور اس کی گردن دوسروں کی نسبت اونچی ہوگی۔ یہ اعزاز اسے اذان دینے کی وجہ سے ملے گا۔

⑤ علماء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی کافر اپنے ارادے سے آذان دے تو اس کے مسلمان ہونے کا فتویٰ دیا جائیگا۔

⑥ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے مردوں اور عورتوں کی صفوں کے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا کہ مؤذن اذان دے تو سننے والے کو چاہئے کہ وہی الفاظ کہے جو مؤذن کہتا ہے البتہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے۔ اسی طرح جب فجر کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہے تو جواب میں یوں کہا جائے صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ (تو نے سچ کہا اور تو بری ہو گیا)

⑦ جب بچہ پیدا ہو تو اس کے ایک کان میں اذان اور دوسرے کان میں اقامت کہی جاتی ہے۔ اس کا مقصد اصلی اس بچے کے کان میں اللہ رب العزت کی عظمت کو پہنچانا ہوتا ہے۔

⑧ مولانا احمد علی لاہوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ انسان جب اذان کی آواز سنے تو ادب کی وجہ سے خاموش ہو جائے، اذان کا جواب دے اور آخر پر مسنون دعا پڑھے۔ میرا تجربہ ہے کہ اذان کے ادب کی وجہ سے اسے موت کے وقت کلمہ پڑھنے کی توفیق

نصیب ہوگی۔

(9) زبیدہ خاتون ایک نیک ملکہ تھی۔ اس نے نہر زبیدہ بنوا کر مخلوق خدا کو بہت فائدہ پہنچایا۔ اپنی وفات کے بعد وہ کسی کو خواب میں نظر آئی۔ اس نے پوچھا کہ زبیدہ خاتون! آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ زبیدہ خاتون نے جواب دیا کہ اللہ رب العزت نے بخشش فرما دی۔ خواب دیکھنے والے نے کہا کہ آپ نے نہر زبیدہ بنوا کر مخلوق کو فائدہ پہنچایا، آپ کی بخشش تو ہونی ہی تھی۔ زبیدہ خاتون نے کہا نہیں، نہیں۔ جب نہر زبیدہ والا عمل پیش ہوا تو پروردگار عالم نے فرمایا کہ کام تو تم نے خزانے کے پیسوں سے کروایا۔ اگر خزانہ نہ ہوتا تو نہر بھی نہ بنتی۔ مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے میرے لئے کیا عمل کیا۔ زبیدہ نے کہا کہ میں تو گھبرا گئی کہ اب کیا بنے گا۔ مگر اللہ رب العزت نے مجھ پر مہربانی فرمائی۔ مجھے کہا گیا کہ تمہارا ایک عمل ہمیں پسند آ گیا۔ ایک مرتبہ تم بھوک کی حالت میں دستر خوان پر بیٹھی کھانا کھا رہی تھی کہ اتنے میں اللہ اکبر کے الفاظ سے اذان کی آواز سنائی دی۔ تمہارے ہاتھ میں لقمہ تھا اور سر سے دوپٹہ سرکا ہوا تھا۔ تم نے لقمے کو واپس رکھا، پہلے دوپٹے کو ٹھیک کیا، پھر لقمہ کھایا۔ تم نے لقمہ کھانے میں تاخیر میرے نام کے ادب کی وجہ سے کی چلو ہم نے تمہاری مغفرت فرما دی۔

(10) حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مکان کے سامنے ایک لوہار رہتا تھا۔ بال بچوں کی کثرت کی وجہ سے وہ سارا دن کام میں لگا رہتا۔ اس کی عادت تھی کہ اگر اس نے ہتھوڑا ہوا میں اٹھایا ہوتا کہ لوہا کوٹ سکے اور اسی دوران اذان کی آواز آ جاتی تو وہ ہتھوڑا لوہے پر مارنے کی بجائے اسے زمین پر رکھ دیتا اور کہتا کہ اب میرے پروردگار کی طرف سے بلاوا آ گیا ہے میں پہلے نماز پڑھوں گا پھر کام کروں گا۔ جب اس کی وفات ہوئی تو کسی کو خواب میں نظر آیا۔ اس نے پوچھا کہ کیا بنا؟ کہنے لگا کہ

مجھے امام احمد بن حنبلؒ کے نیچے والا درجہ عطا کیا گیا۔ اس نے پوچھا کہ تمہارا علم وعمل ا
تو نہیں تھا۔ اس نے جواب دیا کہ میں اللہ کے نام کا ادب کرتا تھا اور اذان کی آو
سنتے ہی کام روک دیتا تھا تاکہ نماز ادا کروں۔ اس ادب کی وجہ سے اللہ رب العزت
نے مجھ پر مہربانی فرما دی۔

⑪ امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص نے آکر کہا کہ میں نے دیکھ
ہے کہ خواب کی حالت میں اذان دے رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا تجھے عزت نصیب ہ
گی۔ کچھ عرصے کے بعد اس شخص کو عزت ملی۔ دوسرے شخص نے خواب دیکھا کہ اذا
دے رہا ہوں۔ ابن سیرینؒ نے فرمایا کہ تجھے ذلت ملے گی وہ شخص کچھ عرصے بع
چوری کے جرم میں گرفتار ہوا اس کے ہاتھ کاٹے گئے۔ ابن سیرینؒ کے ایک شاگر
نے پوچھا کہ حضرت دونوں نے ایک جیسا خواب دیکھا مگر تعبیر مختلف کیوں ہوئی
آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب پہلے نے اذان دیتے ہوئے دیکھا تو میں نے اس شخص
میں نیکی کے آثار دیکھے تو مجھے قرآن میں یہ آیت سامنے آئی وَ اَذِّنْ فِی النَّاس
بِالْحَجِّ (الحج:۲۶) ''اور پکار دے لوگوں کو حج کے واسطے'' میں نے تعبیر دی کہ اس
عزت ملے گی۔ جب دوسرے نے خواب سنایا تو اس کے اندر فسق وفجور کے آثا
تھے۔ مجھے قرآن مجید کی یہ آیت سامنے آئی۔ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُهَا الْعِیْرُ اِنَّکُ
لَسَارِقُوْنَ (یوسف:۷۰) ''پھر پکارا پکارنے والے نے، اے قافلہ والو! تم تو البت
چور ہو) پس میں نے تعبیر یہ لی کہ اس شخص کو ذلت ملے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔''

⑫ اگر کوئی شخص خواب میں دیکھے کہ میں بے وقت اذان دے رہا ہوں تو اس کی تعب
یہ ہے کہ اسے ذلت ملے گی۔ اگر عورت خواب میں دیکھے کہ اذان دے رہی ہے تو
بیمار ہوگی۔

⑫ ایک شخص نے ابن سیرینؒ سے خواب بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ میں مردوں کے منہ پر اور عورتوں کی شرمگاہوں پر مہر لگا رہا ہوں۔ انہوں نے فرمایا لگتا ہے کہ تم مؤذن ہو اور ماہ رمضان میں وقت سے پہلے فجر کی اذان دیتے ہو۔ تحقیق کرنے پر تعبیر صحیح نکلی۔ چونکہ آذان کی آواز سن کر لوگ روزے کی نیت کر لیتے تھے لہٰذا وہ لوگوں کو کھانے پینے اور جماع سے روکتا تھا حالانکہ ابھی اذان کا وقت نہیں ہوتا تھا۔

اذان کا جواب:

مؤذن جب اذان دیتا ہے تو اسکا جواب دینے کے دو انداز ہیں پہلا یہ کہ زبان سے اسکا جواب دے یہ سنت ہے۔ دوسرا یہ کہ عملی جواب دے اور نماز باجماعت کے لئے مسجد میں آجائے یہ واجب ہے۔

① سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَؓ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحَدِّثُنَا وَ نُحَدِّثُهٗ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَكَأَنَّهٗ لَمْ يَعْرِفْنَا وَ لَمْ نَعْرِفْهُ. (احیاء)

[حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے باتیں کرتے رہتے ہم بھی آپ سے باتیں کرتے، لیکن جب نماز کا وقت آجاتا تو آپ ایسے ہو جاتے جیسے نہ آپ ہمیں پہچانتے ہیں نہ ہم آپ آپ کو پہچانتے ہیں]

② امام زین العابدین جب اذان کی آواز سنتے تو آپ پر ہیبت طاری ہو جاتی۔ آپ فرمایا کرتے۔

اتدرون بین یدی من ارید ان اقوم (احیاء)

[کیا تم جانتے ہو کہ میں کس ذات کے سامنے کھڑا ہونا چاہتا ہوں]

③ حضرت سعید بن المسیبؒ کے بیس برس ایسے گذرے کے جب اذان ہوئی تو وہ

مسجد میں پہلے سے موجود تھے۔

(۱۲) حضرت سالم حداد اذان کی آواز سن کر کھڑے ہو جاتے۔ دکان کھلی چھوڑ کر چل دیتے اور یہ اشعار پڑھتے۔

إِذَا مَا دَعَا دَاعِيْكُم قُمْتُ مُسْرِعًا

مُجِيْبًا لِمَوْلىٰ جَلَّ لَيْسَ لَهُ مِثْلُ

(جب تمہارا منادی پکارنے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے تو میں جلدی سے کھڑا ہو جاتا ہوں۔

ایسے مالک کی پکار کو قبول کرتے ہوئے جس کی بڑی شان ہے اسکی مثل کوئی نہیں۔)

أُجِيْبُ إِذَا نَادىٰ بِسَمْعٍ وَ طَاعَةٍ

وَ بِيْ نَشْوَةٌ لَبَّيْكَ يَا مَنْ لَهُ الْفَضْلُ

(میں جواب میں کہتا ہوں اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ بحالت نشاط میں، اے فضل و بزرگی والے میں حاضر ہوں۔)

وَ يَصْفَرُّ لَوْنِيْ خِيْفَةً وَّ مَهَابَةً

وَ يَرْجِعُ لِيْ عَنْ كُلِّ شُغْلٍ بِهِ شُغْلُ

(اور میرا رنگ خوف اور ہیبت سے زرد پڑ جاتا ہے اور اس ذات کی مشغولیت مجھے ہر کام سے بے خبر کر دیتی ہے)

وَ حَقِّكُمْ مَا لَذَّلِيْ غَيْرُ ذِكْرِكُمْ

وَ ذِكْرُ سِوَاكُمْ فِيْ فَمِيْ قَطُّ لَا يَحْلُوْ

(اور تمہارے حق کی قسم۔ تمہارے ذکر کے سوا مجھے کوئی چیز لذیذ نہیں لگتی اور تمہارے سوا کسی کے ذکر میں مجھے مزہ نہیں آتا۔)

مَتیٰ یَجْمَعُ الْاَیَّامُ بَیْنِیْ وَ بَیْنَکُمْ
وَ یَفْرَحُ مُشْتَاقٌ اِذَا جَمَعَ الشَّمْلُ

(دیکھیں زمانہ مجھے اور تمہیں کب جمع کریگا اور عاشق تو تبھی خوش ہوتا ہے جب اسے وصل حاصل ہو)

فَمَنْ شَاهَدَتْ عَیْنَاهُ نُوْرَ جَمَالِکُمْ
یَمُوْتُ اِشْتِیَاقًا نَحْوَکُمْ قَطُّ لَا یَسْلُوْا

(جس کی آنکھوں نے تمہارے جمال کا نور دیکھ لیا ہے۔ وہ تمہارے اشتیاق میں جان دے دیگا مگر تسلی نہ ہوگی)

۵ حضرت معاذ ابن انسؓ سے روایت ہے

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ الْجَفَاءُ کُلُّ الْجَفَاءِ وَالْکُفْرِ وَالنِّفَاقِ مَنْ سَمِعَ مُنَادِیَ اللّٰهِ یُنَادِیْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَلَا یُجِیْبُهُ.

(سراسر ظلم اور کفر اور نفاق ہے، جو شخص اللہ کی منادی کی آواز سنے کہ وہ مسجد کی طرف بلاتا ہے اور پھر یہ اس کا جواب نہ دے یعنی مسجد میں جماعت کیلئے حاضر نہ ہو) (احمد)

۶ نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ یَمْنَعْهُ مِنْ اِتِّبَاعِهٖ عِذْرٌ قَالُوْا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ صَلٰوةُ الَّتِیْ صَلّٰی. (ابوداؤد)

(حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اذان سنی اور اس نے اس کی اتباع نہ کی، سوائے اس کے کہ اس کو کوئی عذر

مانع ہو تو ایسے شخص کی نماز قبول نہ ہوگی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ عذر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا خوف اور بیماری۔